جاوید احمد غامدی

اخلاقیات

(۸)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عفت و عصمت

چوتھا حکم یہ ہے کہ کوئی شخص زنا کے قریب نہ جائے۔ اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ کھلی بے حیائی اور نہایت برا طریقہ ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے برائی اور بے حیائی ہونے پر کسی دلیل و حجت کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان کی فطرت اسے ہمیشہ سے ایک بڑا گناہ اور ایک سنگین جرم سمجھتی رہی ہے اور جب تک وہ بالکل مسخ نہ ہو جائے، اسی طرح سمجھتی رہے گی۔ انسان سے متعلق یہ حقیقت بالکل ناقابل تردید ہے کہ خاندان کا ادارہ اس کے لیے ہوا اور پانی کی طرح ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ یہ ادارہ صحیح فطری جذبات کے ساتھ صرف اسی صورت میں قائم ہوتا اور قائم رہ سکتا ہے، جب زوجین کا باہمی تعلق مستقل رفاقت کا ہو۔ یہ چیز اگر مفقود ہو جائے تو اس سے فطری اور روحانی جذبات سے محروم جانوروں کا ایک گلہ تو وجود میں آ سکتا ہے، کوئی صالح معاشرہ اور صالح تمدن وجود پزیر نہیں ہو سکتا۔ صاحب ''تفہیم القرآن'' سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

''اس فعل کا اخلاقاً برا ہونا، یا مذہباً گناہ ہونا، یا معاشرتی حیثیت سے معیوب اور قابل اعتراض ہونا، ایک ایسی چیز ہے جس پر قدیم ترین زمانے سے آج تک تمام انسانی معاشرے متفق رہے ہیں، اور اس میں بجز ان متفرق لوگوں کے جنھوں نے اپنی عقل کو اپنی نفس پرستی کے تابع کر دیا ہے، یا جنھوں نے خبطی پن کی اپچ کو فلسفہ طرازی سمجھ رکھا

ہے، کسی نے آج تک اختلاف نہیں کیا ہے۔ اس عالمگیر اتفاق رائے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت خود زنا کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے۔ نوع انسانی کا بقا اور انسانی تمدن کا قیام، دونوں اس بات پر منحصر ہیں کہ عورت اور مرد محض لطف اور لذت کے لیے ملنے اور پھر الگ ہو جانے میں آزاد نہ ہوں، بلکہ ہر جوڑے کا باہمی تعلق ایک ایسے مستقل اور پائدار عہد وفا پر استوار ہو جو معاشرے میں معلوم و معروف بھی ہو اور جسے معاشرے کی ضمانت بھی حاصل ہو۔ اس کے بغیر انسانی نسل ایک دن کے لیے بھی نہیں چل سکتی، کیونکہ انسان کا بچہ اپنی زندگی اور اپنے انسانی نشوونما کے لیے کئی برس کی دردمندانہ نگہداشت اور تربیت کا محتاج ہوتا ہے، اور تنہا عورت اس بار کو اٹھانے کے لیے کبھی تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ مرد اس کا ساتھ نہ دے جو اس بچے کے وجود میں آنے کا سبب بنا ہو۔ اسی طرح اس معاہدے کے بغیر انسانی تمدن بھی برقرار نہیں رہ سکتا، کیونکہ تمدن کی تو پیدایش ہی ایک مرد اور ایک عورت کے مل کر رہنے، ایک گھر اور ایک خاندان وجود میں لانے، اور پھر خاندانوں کے درمیان رشتے اور رابطے پیدا ہونے سے ہوئی ہے۔ اگر عورت اور مرد گھر اور خاندان کی تخلیق سے قطع نظر کر کے محض لطف و لذت کے لیے آزادانہ ملنے لگیں تو سارے انسان بکھر کر رہ جائیں، اجتماعی زندگی کی جڑ کٹ جائے، اور وہ بنیاد ہی باقی نہ رہے جس پر تہذیب و تمدن کی یہ عمارت اٹھی ہے۔ ان وجوہ سے عورت اور مرد کا ایسا آزادانہ تعلق جو کسی معلوم و معروف اور مسلم عہد وفا پر مبنی نہ ہو، انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ انھی وجوہ سے انسان اس کو ہر زمانے میں ایک سخت عیب، ایک بڑی بداخلاقی، اور مذہبی اصطلاح میں ایک شدید گناہ سمجھتا رہا ہے۔'' (تفہیم القرآن ۲/۳۲۰)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.org

اس فعل کی یہی شناعت ہے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے صرف اتنی بات نہیں کہی کہ زنا نہ کرو، بلکہ فرمایا ہے کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسی تمام باتوں سے دور رہو جو زنا کی محرک، اس کی ترغیب دینے والی اور اس کے قریب لے جانے والی ہیں۔ سورۂ نور میں مرد و زن کے اختلاط کے جو آداب بیان ہوئے ہیں، وہ انسان کو اسی طرح کی چیزوں سے بچانے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد و عورت، دونوں اپنے جسمانی اور نفسیاتی تقاضوں کے لحاظ سے اپنی نگاہوں کو زیادہ سے زیادہ بچا کر اور اپنے جسم میں اندیشے کی جگہوں کو زیادہ سے زیادہ ڈھانپ کر رکھیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جو ایک دوسرے کے صنفی جذبات کو برانگیختہ کرنے والی ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان جب کسی معاشرے میں زنا کو عام کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی تاخت کی ابتدا بالعموم انھی چیزوں سے کرتا ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم و حوا پر بھی وہ اسی راستے سے حملہ آور ہوا تھا۔ چنانچہ فرمایا ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ ''آدم کے بیٹو، ایسا نہ ہو کہ شیطان تمھیں پھر اسی طرح

اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ، يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا، اِنَّهٗ يَرٰئكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ، مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ، اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ. (الاعراف ۷:۲۷)

فتنے میں مبتلا کر دے، جس طرح اُس نے تمھارے والدین کو اُن کے لباس اتروا کر کہ اُن کی شرم گاہیں اُن کے سامنے کھول دیں، اُس باغ سے نکلوا دیا تھا (جس میں وہ رہ رہے تھے)۔ وہ اور اس کے ساتھی تمھیں وہاں سے دیکھتے ہیں، جہاں سے تم اُنھیں نہیں دیکھ سکتے۔ اس طرح کے شیطانوں کو (البتہ)، ہم نے اُنھی لوگوں کا ساتھی بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔''

یہ حملہ کس طرح ہوتا ہے؟ استاذ امام لکھتے ہیں:

''...وہ اپنی وسوسہ اندازیوں سے پہلے لوگوں کو اس لباس تقویٰ وخشیت سے محروم کرتا ہے جو اللہ نے بنی آدم کے لیے اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک تشریف باطنی کی حیثیت سے اتارا ہے... جب یہ باطنی جامہ اتر جاتا ہے تو وہ حیا ختم ہو جاتی ہے جو اس ظاہری لباس کی اصل محرک ہے۔ پھر یہ ظاہری لباس ایک بوجھ معلوم ہونے لگتا ہے۔ بے حیائی صنفی اعضا میں، جن کا چھپانا تقاضائے فطرت ہے، عریاں ہونے کے لیے تڑپ پیدا کرتی ہے، پھر فیشن اس کو سہارا دیتا ہے اور وہ لباس کی تراش خراش میں نت نئی اختراعات سے ایسے ایسے اسلوب پیدا کرتا ہے کہ آدم کے بیٹے اور حوا کی بیٹیاں کپڑے پہن کر بھی لباس کے بنیادی مقصد، یعنی ستر پوشی کے اعتبار سے گویا ننگے ہی رہتے ہیں۔ پھر لباس میں صرف زینت اور آرایش کا پہلو باقی رہ جاتا ہے اور اس میں بھی اصل مدعا یہ ہوتا ہے کہ بے حیائی زیادہ سے زیادہ دل کش زاویہ سے نمایاں ہو۔ پھر آہستہ آہستہ عقل اس طرح ماؤف ہو جاتی ہے کہ عریانی تہذیب کا نام پاتی ہے اور ساتر لباس وحشت ودقیانوسیت کا۔ پھر پڑھے لکھے شیاطین اٹھتے ہیں اور تاریخ کی روشنی میں یہ فلسفہ پیدا کرتے ہیں کہ انسان کی اصل فطرت تو عریانی ہی ہے، لباس تو اس نے رسوم ورواج کی پابندیوں کے تحت اختیار کیا ہے۔ یہ مرحلہ ہے جب دیدوں کا پانی مر جاتا ہے اور پورا تمدن شہوانیت کے زہر سے مسموم ہو جاتا ہے۔''

(تدبر قرآن ۳/۲۴۶)

اللہ تعالیٰ نے زنا کا چرچا کرنے اور اس کے لیے ترغیبات پیدا کرنے کی کوشش کو اسی بنا پر ایک بڑا جرم قرار دیا ہے۔ قرآن کا بیان ہے کہ مدینہ میں جب منافقین واشرار نے اس طرح کی کوششیں شروع کیں تو ارشاد ہوا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا

''بے شک، جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری پھیلے، اُن کے لیے دنیا اور آخرت، دونوں

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. میں دردناک عذاب ہے۔ (وہ اِسی کے سزاوار ہیں) اور اللہ (اُنھیں) جانتا ہے، لیکن تم نہیں جانتے۔'' (النور ۲۴: ۱۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی مقصد سے عورتوں کے تیز خوشبو لگا کر باہر نکلنے، مردوں کے پاس تنہا بیٹھنے، یا ان کے ساتھ تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا۔[۵۳] لوگوں نے دیور کے بارے میں پوچھا تو ارشاد ہوا کہ اس کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا موت کو دعوت دینا ہے۔[۵۴] لمبے سفر میں محرم رشتے داروں کو ساتھ لے جانے کی ہدایت کا مقصد بھی یہی ہے۔[۵۵] پہلی کے بعد دوسری نظر کو فوراً پھیر لینے کے لیے بھی اسی لیے کہا ہے۔[۵۶] غنا اور موسیقی کی بعض صورتوں کے بارے میں بھی اسی لیے متنبہ فرمایا ہے کہ وہ اس کی محرک ہو سکتی ہیں۔[۵۷] آپ کا ارشاد ہے کہ آدم کے بیٹے زنا میں سے کچھ نہ کچھ حصہ لازماً پا لیتے ہیں۔ چنانچہ دیدہ بازی آنکھوں کی زنا ہے، لگاوٹ کی بات چیت زبان کی زنا ہے، اس طرح کی باتوں سے لذت لینا کانوں کی زنا ہے، ہاتھ لگانا اور اس کے لیے چلنا ہاتھ پاؤں کی زنا ہے۔ پھر دل و دماغ خواہش کرتے ہیں اور شرم گاہ کبھی اس کی تصدیق کرتی ہے اور کبھی جھٹلا دیتی ہے۔[۵۸]

یہ سد ذریعہ کی ہدایات ہیں اور اسی لیے دی گئی ہیں کہ زنا کو وہاں سے روک دیا جائے، جہاں سے اس کے لیے سفر کی ابتدا ہوتی ہے۔

[باقی]

---

۵۳ بخاری، رقم ۱۰۳۸۔

۵۴ بخاری، رقم ۴۹۳۴۔ مسلم، رقم ۲۱۷۲۔

۵۵ بخاری، رقم ۱۰۳۶۔ مسلم، رقم ۱۰۴۰۔

۵۶ ابوداؤد، رقم ۲۱۴۸۔

۵۷ بخاری، رقم ۵۲۶۸۔

۵۸ بخاری، رقم ۵۸۸۹۔ مسلم، رقم ۲۶۵۷۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com